بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

شبِ قدر کی زیارتِ قبور اور رمضان کی افطاریاں

لیلۂ نصفِ شعبان/رمضان (شبِ براٗت) میں زیارتِ قبور کو جانے کا رواج اہل سنت کی غالب اکثریت کے ہاں عام ہے۔اس زیارت کا جواز ایک حدیثِ مبارکہ سے پیش کیا جاتا ہے جس کے مطابق نبی کریم ﷺ شبِ نصف شعبان کو بقیع غرقد (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں تشریف لے گئے اور آپ نے وہاں شہداء اور اہل قبور کے لئے دعاء مغفرت فرمائی۔اس حدیث کی راویہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔اگرچہ نبی اکرم ﷺ کے کسی عمل سے کسی امر کا سنت یا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے لیکن اس حدیث میں یا اس کے علاوہ کسی اور حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ آپ ﷺ ہر سال شب براٗت کو قبرستان تشریف لے جاتے تھے یا آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا تھا۔چنانچہ شب براٗت میں زیارت قبور کا یہ عمل مستحب ہے نہ کہ سنت مؤکدہ۔

تاہم شب براٗت کو قبرستان جانے والوں کو یہ بات بتائی جانی چاہئے کہ اس رات زیارت قبور کا اصل مقصد کیا ہے۔یعنی دعائے مغفرت برائے اہل قبور۔یہ کام علماء کرام کا ہے کہ وہ عوام کی دینی معاملات میں صحیح رہنمائی فرمائیں۔عوام شبِ قدر میں جس انداز سے قبرستان جاتے اور جس طرح سے قبروں کی حرمت پامال کرتے ہیں اس پر ان کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔انہیں بتایا جانا چاہئے کہ قبرستان میں جائیں تو قبروں پر نہ بیٹھیں، قبریں پھلانگتے ہوئے نہ گزریں۔قبروں پر آگ (موم بتی/اگربتی) نہ جلائیں۔قبرستان میں شور وغل نہ کریں۔قبروں کے آس پاس ڈھول تاشے اور ساز نہ بجائیں۔بعض قبرستانوں میں شب براٗت کے موقع پر لاؤڈ اسپیکر لگا کر محافل سماع کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جبکہ وہاں تو گریہ وزاری کے ساتھ دعائے مغفرت مطلوب ہے۔اور بلند آواز سے جب قوالیاں ہو رہی ہوں گی تو دعائے مغفرت کے لئے آئے ہوئے لوگ سکون سے دعاء وعبادت کیسے کرسکیں گے۔

☆بیع مرابحہ:خرید کردہ شے کی قیمت بتا کر اس کو نفع پر فروخت کرنا☆

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ رمضان المبارک برکتوں والا مہینہ ہے اس ماہ مبارک میں روزہ دار کو افطار کرانا بڑے اجر وثواب کی بات ہے مگر وہ افطاریاں جو صرف امیروں کے لئے اور اپنے خاندان والوں کے لئے مخصوص ہوتی ہیں اور جن میں سے بعض بسا اوقات سیاسی افطاریاں بھی ہوجاتی ہیں ان کا جواز شریعت مطہرہ سے پیش کرنا مشکل ہے۔ یہ ہماری ایجاد ہیں نہ کہ حکم شرع متین۔

افطار کرانا باعث ثواب ہے اور ثواب عبادت پر ملتا ہے اب عبادت ریا کے ذریعہ کوئی اور شکل اختیار کرلے اور اس میں اس کی اصل روح نہ رہے تو اسے عبادت نہ کہیں گے اور اس پر اجر کا پھر کیا سوال؟ ضرورت اس امر کی ہے لوگوں کو ان نئی بدعات سے روکا جائے جن سے خالص دنیاوی امور کو دین داری کا ٹائٹل مل رہا ہے۔ راقم کو گزشتہ رمضان المبارک میں قرآن خوانی اور ذکر کی ایک ایسی محفل میں شرکت کرنا پڑی جو اونچی سوسائٹی کے لوگوں نے منعقد کی تھی اور اس میں مرد وزن مخلوط بیٹھے قرآن پڑھ رہے تھے' ذکر اس سے قبل ہو چکا تھا' پھر سب نے دورویہ صفیں بنالیں ایک طرف مرد اور ان کے مقابل دوسری طرف عورتیں۔ اور پھر افطاری کا دسترخوان بچھنے لگا تو میں نے صاحب خانہ سے درخواست کی کہ اگر مرد وخواتین کا الگ الگ دسترخوان لگ جائے تو کیا حرج ہے؟ فرمانے لگے ہر جگہ ہمارے خاندان میں اسی طرح ہوتا ہے۔ پورا رمضان اس طرح کی محافل ہمارے ہاں ہوتی ہیں۔ کئی مفتی و عالم تشریف لاتے ہیں کبھی کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ وہ سامنے حضرت صاحب (پیر صاحب) بیٹھے ہیں وہ ہر سال اس کا اسی طرح اہتمام کراتے ہیں' آپ ان سے بات کرلیجئے۔ چنانچہ ہم نے حضرت صاحب سے عرض کی تو انہوں نے فرمایا قیامت کو مرد وزن مخلوط ہوں گے اور ننگے بھی۔ تو میاں وہاں کیا کرو گے؟ کیا وہاں بھی اللہ میاں سے کہو گے کہ انہیں الگ الگ کرو؟ ہم تو وہی قیامت کا منظر پیش کررہے ہیں کہ اختلاط ہو مگر کسی کو کسی کی طرف نظر بد سے دیکھنے کی جرأت نہ ہو۔ یہ تو ہماری تربیت کا ایک حصہ ہے۔

اب فرمائیں علمائے دین اس محفل ذکر وتلاوت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ اس سے بڑھ کر ایک محفل ہم نے ایسی بھی دیکھی جس میں جوان مرد وخواتین نے بند ہال میں لائٹیں آف کرکے طویل مراقبہ کیا۔ اس کی سند جواز کہاں سے لائیے گا۔ اللہ ایسے پیروں اور ان کے مریدوں کو ہدایت عطا فرمائے جو ہدایت کی بجائے گمراہی کو فروغ دے رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کبھی ایسا نہ کیا کہ مرد وزن کو اکٹھے بٹھا کر ذکر کرایا ہو یا ان سے قرآن پڑھوایا ہو یا انہیں افطار کرایا ہو'